

کوئٹہ میں

پرپریت



۲۴ دن

چنگیزی مظالم کی یاد تازہ کر دینے والے واقعات

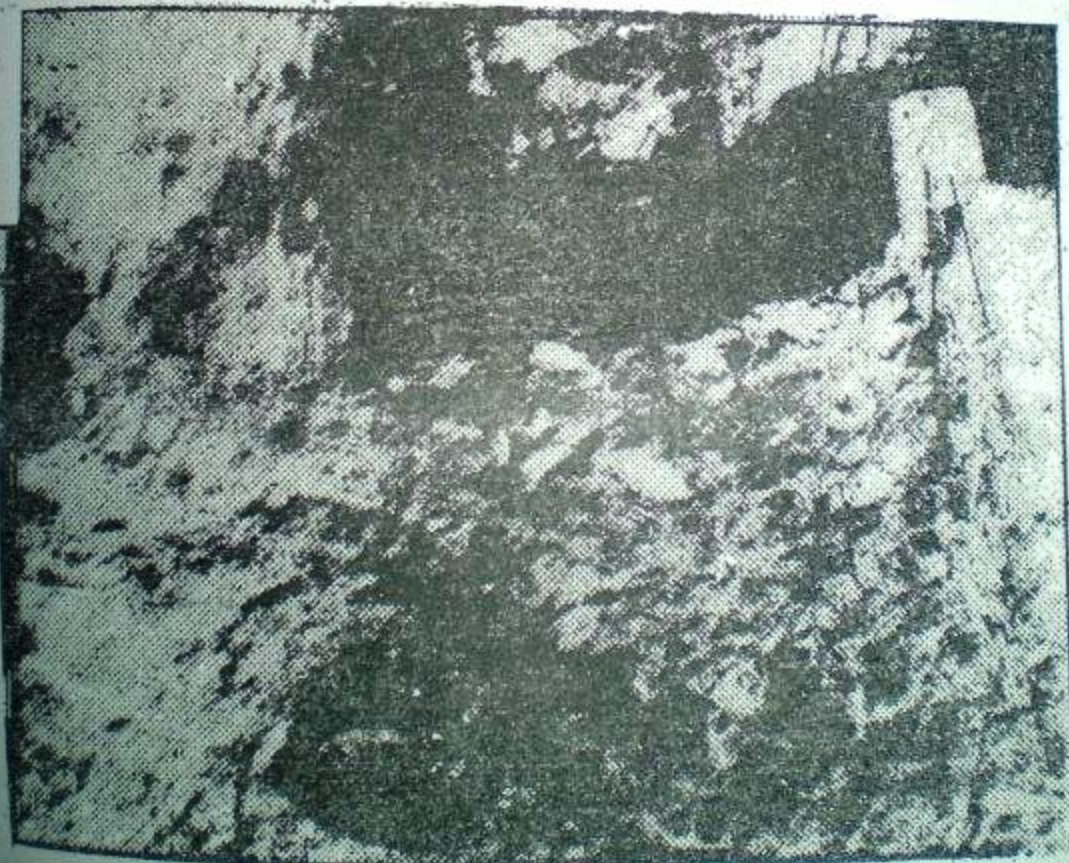
سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں
کے دورہ کوئٹہ کی تجزیاتی رپورٹ

سوادِ اعظم اہل سنت پاکستان
مرکزی سکرٹریٹ، ہاشمی سنٹر، صدر کراچی

بربریت اور آتش زنی کی تصویری جھلکیاں



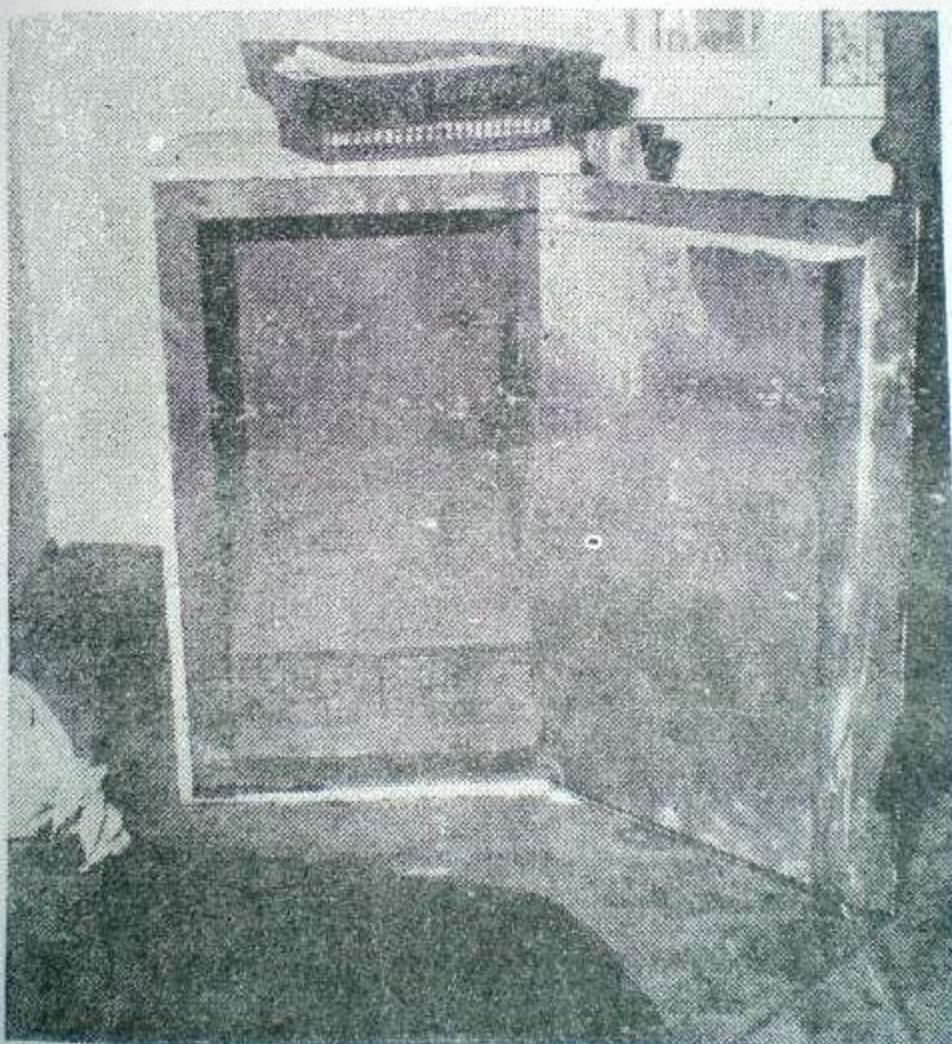
محرک نواز قمر جعفری کے اعجازی مظاہر کے دوران ایک لڑکی جو ان کا رنگ کر رہا ہے



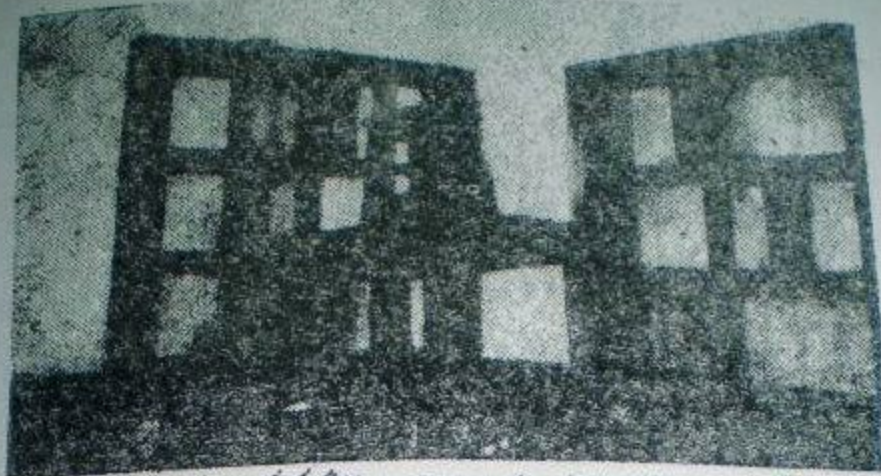
ہزاروں کے ہزار قاتل آباد میں پھیل گیا



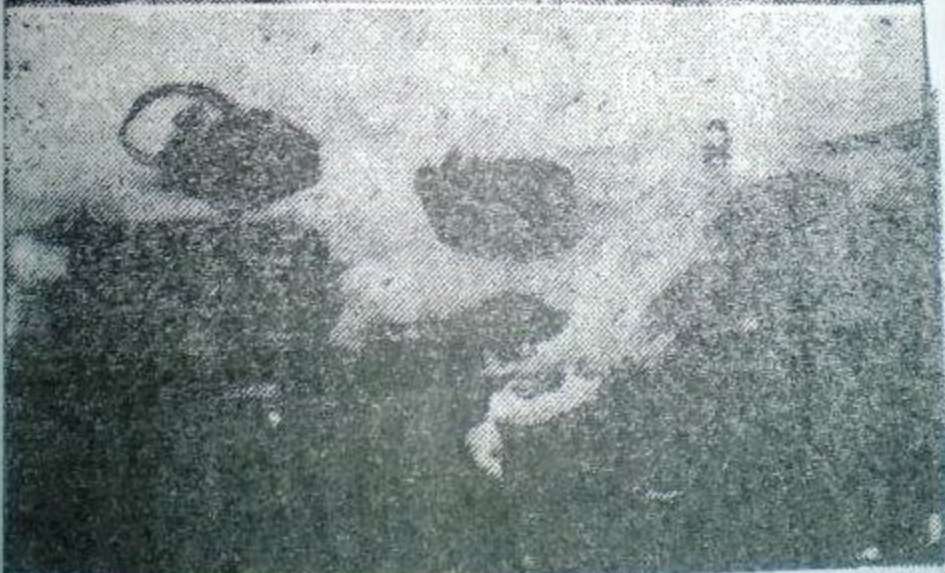
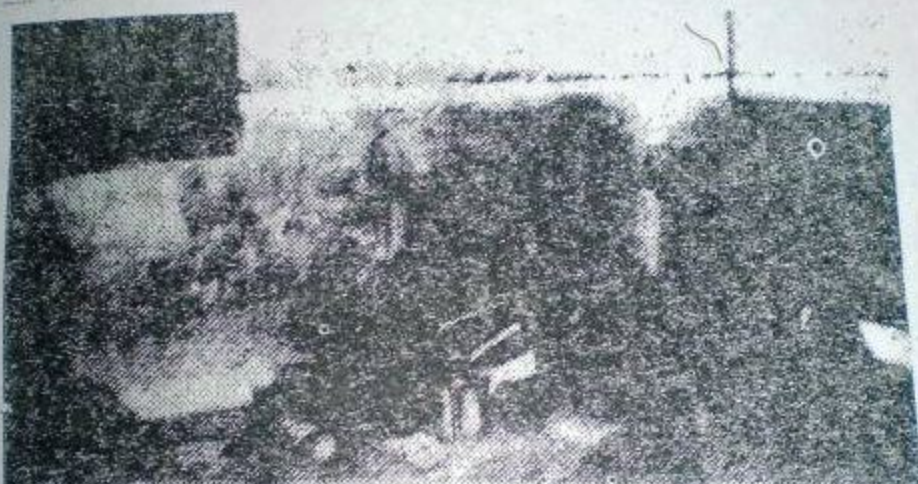
مذرتاش کی مٹانے والی ایک جیپ



شارع علمدار پر ایک تجبازی کمپنی کی سیف جسے توڑ کر تمام رقم لوٹ لی گئی — ریجنل فوٹو



کوئٹہ میں گورنمنٹ گریلز ہائی اسکول کا ایک اور کمرہ جسے قتلے پر فائرنگ کیے ہوئے مردہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔



کوئٹہ میں ۱۹ جون کے سانحہ کے بعد قائم آباد گورنمنٹ گریلز ہائی اسکول میں طالبات کے بیٹے بھرتے پڑے ہیں۔

سواد اعظم کے مرکزی رہنما کوٹہ کیوں گئے

محمد یعقوب صاحب، جناب فیاض صاحب کے علاوہ بے شمار حضرات علماء شام ہیں۔ اور علماء کرام کے کئی اجتماعات سے خطاب کیا، جمعہ کی نماز سے قبل مرکزی جامع مسجد کوٹہ، سنہری مسجد کوٹہ اور مدرسہ مطہر العلوم میں خطابات ہوئے، علماء کرام کے علاوہ سرکاری حکام، عام لوگوں سے ملاقاتیں جبکہ ان شہید ہونے والوں کے گھر جا کر وفد نے تعزیت کی جو اس ظلم کی چکی میں پس کر بے گناہ شہید ہو گئے۔ جمعہ کے دن صبح گیار بجے ایک پرجوش پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا، طویل ملاقاتوں کے بعد ضروری سمجھا گیا کہ کوٹہ میں سواد اعظم اہل سنت پاکستان قائم کی جائے، متفقہ

فیصلے کے مطابق ایک کنوینٹنٹ باڈی تشکیل دی گئی۔ اس کے علاوہ سواد اعظم اہل سنت پاکستان نے چشم دید گواہوں سے جو واقعات سنے اس کی روشنی میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی جو کہ پیش کی جا رہی ہے تاکہ عوام اہل سنت بیدار ہوں اور اپنے جان و مال اور دین کا تحفظ کریں، سواد اعظم اہل سنت انشاء اللہ اپنے اہل سنت بھائیوں کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات جاری رکھے گی۔

۔ اٹھو گر نہ شتر نہ ہوگا پھر کبھی
دو روز مانہ چال قیامت کی چل گیا

۸ جولائی اور ۹ جولائی کو کوٹہ کے ایک علاقے قائد آباد میں ایک مخصوص فرقے کی جانب سے ہتے عوام اہل سنت پر جو برہیت اور ظلم و ستم کا مظاہرہ کیا گیا اس کی تفصیلات ملک کے اخبارات میں سنسر کی وجہ سے نہ آسکیں اس لئے اس کا نہ ملک پر کچھ اثر پڑا اور نہ ہی ان مظالم کا کسی کو احساس ہوا حالانکہ عینی شواہد کے بقول ان مظالم نے چنگیزی مظالم کی یاد تازہ کر دی ہے بہر حال سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں کو اس کی اطلاع ملی تو اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کوٹہ کے عوام اہل سنت کی دلجوئی اور واقعات کے صحیح حالات کا جائزہ لینے کے لئے سواد اعظم اہل سنت کا ایک وفد خود کوٹہ جائے اور حالات کا جائزہ لے اس سلسلے میں سواد اعظم اہل سنت کا ایک وفد مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب، مولانا محمد اسفندیار اور مولانا حسن الرحمن پر مشتمل وفد بروز جمعرات ۱۸ جولائی کو کراچی سے روانہ ہوا اور ۱۸، ۱۹، ۲۰ کو کوٹہ میں اس وفد نے نہ صرف خود حالات کا جائزہ لیا اور وہاں کے علماء کرام سے ملاقاتیں کیں جن علماء کرام سے ملاقاتیں کیں ان میں مولانا عبدغفور صاحب، مولانا میر الدین صاحب، حافظ حسین احمد، مولانا عبد القیوم صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، مولانا انوار الحق، مولانا مولانا بخش، مولانا حسین احمد، مولانا

بربریت کوئٹہ کا آنکھوں دیکھا کانوں سنا حال

گزشتہ دنوں کوئٹہ میں واقعات ہوئے جس کی وجہ سے ضرورت اس بات کی سمجھی گئی کہ براہ راست ان واقعات کا مشاہدہ کیا جائے تاکہ تجزیہ کرنے میں سہولت ہو۔

گزشتہ چند سالوں خصوصاً جب سے پاکستان کے مسلمانوں میں عوام اہل سنت نے ملک میں اسلامی نظام کے لیے جدوجہد شرعی کی تو مختلف مخالفین کی جانب سے جہاں اس میں روٹے اٹکانے کی کوشش شروع ہوئی وہیں ایک اور انداز میں اس تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لیے دشمن نے ایک نیا حربہ اختیار کیا اور مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان تنازع شروع کر دیا اور یہ آوازیں مختلف طبقوں سے اٹھوائی گئیں کہ ملک میں کس فرقہ کے نظریہ کے مطابق اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا اور کون سا اسلام ہوگا جو پاکستان میں رائج ہوگا۔ ان فرقوں میں سرفہرست جس فرقے نے شدت کے ساتھ اپنے نظام کا مطالبہ کیا وہ شیعہ فرقہ ہے اور اس کی طرف سے سب سے پہلے اس وقت آواز بلند کی گئی جب قصاص اور نظام زکوٰۃ کا اعلان ہوا۔ اس فرقے کی جانب

سے اسلام آباد میں مظاہرہ کیا گیا اور سکرٹریٹ کو گھیر کر وہاں لوگوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی۔ اور اس وقت تک یہ گھیراؤ جاری رکھا گیا جب تک اس فرقے کے مطالبات پورے نہیں کئے گئے اور حکومت نے ان کے مطالبے کے مطابق اس فرقے کے افراد کو زکوٰۃ مستثنیٰ قرار دے دیا۔ اور اس فرقہ کا کہنا یہ تھا کہ ہمارے مسلک کے مطابق زکوٰۃ لینے کا حق صرف امام وقت کو ہے اور اس وقت ہمارا امام غائب ہے۔ لہذا جب تک وہ حاضر نہیں ہوگا اس وقت تک ہم زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتے۔ اس لیے حکومت ہمیں زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے۔ بالآخر حکومت نے ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور اس فرقے کو زکوٰۃ سے بری قرار دیا جس کا نقصان یہ ہوا کہ اب جو لوگ حکومت کی مخالفت یا کسی اور وجہ سے زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے وہ اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کر کے زکوٰۃ سے فرار اختیار کرتے ہیں اس طرح ملک میں خواہ مخواہ عددی حیثیت سے اس فرقے میں معمولی سا اضافہ ہوا جب کہ بعض سنی مسلمانوں نے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے اپنے

* شیعوں کا کہنا ہے کہ جب تین سو تیرہ اہل اخلاص والے ہو جائیں گے تو امام غائب ظاہر ہو جائیں گے۔ احتجاج طبرسی طبع ایران ص ۲۳۔ ملحوظ رہے یہ کہ کوئٹہ سے اب تک تقریباً ساڑھے گیارہ سو سال کے عرصے میں امام غائب کا ساتھ دینے والے ۲۱۳ مخلص شیعہ بھی کبھی نہیں ہوئے۔

کے مسلح شرکار نے ان پولیس والوں کو پکڑ لیا اور کچھ لوگوں نے ان کو ذبح کر دیا۔ بعض پولیس والوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ بعض کو زندہ امام باڑے پر لٹکا دیا گیا۔ بعض لاشوں کے سروں کو فٹ بال کے طور پر کھیل کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس گروہ کو اسی پر صبر نہ آیا۔ قریب ہی ایک اسکول تھا جس میں ملک کی طالبات تعلیم حاصل کر رہی تھیں، جلوس کے شرکار میں سے ایک گروہ اس

لاشوں کو بے رحمیت سے اسیسہ
مثالوں جاہلیت کے دور میں صرف
ملوث ہے۔

اسکول کی طرف روانہ ہوا اور معصوم طالبات کا جو حشر کیا گیا اور جس طرح ان لڑکیوں کو پکڑ کر پولیس کے سامنے ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا اس کو تحریر میں لانا مشکل ہے۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ ان مظالم کے باوجود ابھی شرکار جلوس کے انتقام کی پیاس نہ بھی تو انہوں نے قریب کی دکانوں اور بنکوں وغیرہ کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا۔ اور جواہر گہلا اس کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا۔ ۱۶ جولائی کا دن اس علاقے کے لیے قیامت سے کم نہ تھا۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق اس میں ۲۹ افراد کام آئے۔

سنسری وجہ سے ملک کے دوسرے اخبارات میں تو یہ تفصیلات نہ آسکیں لیکن جنگ گوشت اور مشرق گوشت کے صفحات ان مظالم کی داستانوں سے بھرے پڑے تھے۔ ان تمام واقعات میں غیر ملک کے صرف افراد مظالم کرتے دیکھے گئے۔

بلکہ غیر ملک کے ایک رضا کار دستہ کا محافظ جسے پاسداران کے نام سے پکارا جاتا ہے ہلاک بھی ہوا۔ اس تمام کارروائی کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اس تمام پرتشدد کارروائی میں پولیس انتظامیہ نے اس کی روک تھام کے لیے کوئی جدوجہد نہ کی اور شام تک ظالمین خود ہی تھک کر آرام سے بیٹھ گئے جب کہ دوسری طرف رات گئے تک بعض گھروں میں ان کی لڑکیاں نہ پہنچی تھیں۔ ۹ جولائی کو پھر اس گروہ اور حکومت کے درمیان شدید تصادم ہوا اور ساراؤن کوئٹہ شہر فائرنگ کی آواز دے گونجا رہا اور آخر کار فوج کو مداخلت کرنا پڑی اور ۹ جولائی کی شام کو کرفیو نافذ کیا گیا۔ کرفیو کے دوران جب تلاشی لی گئی تو تقریباً دس ٹرک سے زائد مقدار میں غیر ملکی اسلحہ برآمد ہوا اور بعض جگہ پر ایک ایک گھر سے ایک ٹرک کی مقدار اسلحہ برآمد کیا گیا اور اس گروہ کے افراد نے گھروں تہذیبوں میں دیواریں بنا کر اسلحہ چھپا رکھا تھا۔

سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ۱۶ جولائی کو ہی فوجی کارروائی کیوں نہیں کی گئی اور مزید نقصان کس کے مشورے سے برداشت کیا گیا، ۲۱ جولائی سے قبل جب اسلحہ آنے کی خبر دی گئی تو انتظامیہ نے پیش بندی کے طور پر تلاشی کیوں نہیں لی انتظامیہ

انسان کو ذبح کرتے دیکھ کر بیہوش ہو جاتی
لڑکی ابھی تک بے ہوش ہے

کوئٹہ ۱۷ جولائی (خاندانہ زمانہ) وقت انتھاکہ قادیانہ کے محلہ میں ۱۶ جولائی کے غرمنگ وقت کے دوران ایک شخص دوسرے شخص کے ذبح خانہ یا خانہ نظر ایک لڑکی شمع نے دیکھا جو یہ منظر دیکھ کر بیہوش ہو گئی اور اب تک بے ہوش ہے۔

نوجوان پولیس والوں کی لاشیں امام بارڈوں پر لٹکانی گئیں

آپ کو شیعہ بکھرایا۔ نزولہ کے بعد جب حدود و
قصص کے نفاذ یا دیگر کسی اسلامی نظام کے نفاذ
کا مرحلہ آیا اس فرقے نے وہی سابقہ روئے اپنانا شروع
کر دیا جو اسلام آباد میں دہرایا گیا تھا کیونکہ اس
فرقے کے ذریعہ دشمن کو ایک ہتھیار مل گیا ہے اور جب
یہی نفاذ نظام اسلام کا مرحلہ آیا دشمن نے اس فرقے
کو استعمال کرنا شروع کیا اور بعض لوگوں کا شروع ہی
سے یہ موقف تھا لیکن بعض لوگ اس موقف کو عقب
اور تنگ نظری سے تعبیر کرتے تھے۔

اسلام آباد میں مظاہرہ کے بعد اس فرقے کے
بعض لوگوں نے اسی کو تحریک کا نام دے دیا اور
”تحریک نفاذ فقہ جعفریہ“ کے نام سے باقاعدہ
ایک جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا اور اس کے زیر اثر
ملک کے مختلف مقامات پر تشدد اور خون خرابہ
کا بازار گرم کر دیا گیا اور اس کی ماضی میں مثالیں کراچی

۶ جولائی اہلہ قائد آباد کے لیے قیامت سے کم نہ تھی

کے مختلف مقامات خاص کر گودھرا کیمپ اور گردمند
کے واقعات سب کے سامنے ہیں۔
گزشتہ دنوں اس تحریک نے ایک نیا رخ
اختیار کیا اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اس تحریک کو
کسی غیر ملک کی پشت پناہی حاصل ہو گئی ہے
اور اس کا اندازہ ان کے بیانات سے ہی ہونے

لگا تھا لیکن اس کا واضح ثبوت گزشتہ دنوں کوئٹہ
کے واقعات میں نظر آیا۔ اور ۶ جنوری کو کوئٹہ میں
مظالم کا وہ بازار گرم کیا گیا جس کی مثال نہیں ملتی۔
۶ جولائی کو کوئٹہ شہر میں اس فرقے کے جانب
سے ایک احتجاجی مظاہرہ کا اعلان کیا گیا۔ اس مظاہرہ
سے قبل وہاں بعض ایسی تیاریاں دیکھی گئیں جس سے
یہ محسوس ہوتا تھا کہ اس موقع پر تشدد کی وارداتیں ہوں
گی اور بعض لوگوں نے حکومت کو اس کی طرف متوجہ
بھی کیا لیکن ان کی طرف سے حسب معمول سستی کا
مظاہرہ کیا گیا اور ان اندیشوں کی طرف کوئی توجہ نہیں
دی گئی اور بالآخر اسی اندیشے کے مطابق وہی ہو گیا جو
نہ ہونا چاہیے تھا اور ظلم و ستم کا وہ مظاہرہ دیکھنے
میں آیا وہ چیخ و غبر خان کے مظالم میں بھی نہ سنا گیا تھا۔
یعنی شاہدوں کے مطابق ۶ جولائی کو جب
مظاہرین نے دو غیر ملکی شہریوں آغا یعقوب اور مولوی
جہود اسدی کی قیادت میں جلوس نکالنا شروع کیا تو مظاہرین
کا ایک جتھہ جو مسلح تھا اس نے ایک طرف مشرانگیزی
کے لیے بڑھنا شروع کیا۔ پولیس کے نوجوان راستے میں
آئے اور انہوں نے جلوس کے شرکار کو اس طرف توجہ
دلائی کہ حکومت کی طرف سے جلوس نکالنے کی اجازت
نہیں آپ صرف اسی جگہ اجتماع کر سکتے ہیں تو جلوس

۶ جولائی کو گودھرا کیمپ میں خود قرآن مجید جلا کر داؤ پیلا چھاپا۔ سٹیوں کے گھروں کو جلا دیا گیا ۳۵ دن تک ہندو رو کو ہلاک کیا گیا حکومت سے ناجائز مطالبات تسلیم کرنے
مگر جب سربراہ عظیم اہلسنت نے تحریک کا آغاز کیا اور انھوں نے اجتماعات ہونے تو حکومت کو مجبور کر دیا گودھرا کیمپ کے امام بارگاہ کو سٹیوں کے حوالہ کرنا پڑا اور سٹیوں
کا رکھنا کرنا پڑا۔ عدا۔ گرومند میں کروڑوں لوگوں کا نقصان ہوا لوگوں کو ایک میں جلا دیا گیا۔

کس کے اشارہ پر اس قسم کی حرکات کر کے ملک کی سالمیت کے لیے ہے اور مذہب کی آڑ میں کب تک اس قسم کے واقعات کا اعادہ ہوتا رہے گا، کیا یہ چیزیں ملک کو خانہ جنگی میں دھکیلنے کی سازش تو نہیں ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ایک بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اس قسم کی حرکات کا مقصد پاکستان میں اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے جو کہ دشمنان اسلام کا اس وقت سب سے بڑا ہدف ہے۔ کیونکہ

نئے جہاز کے شرکار کا موڈ دیکھ کر حفاظتی اقدامات کیوں صحیح نہیں کئے، غیر ملکی ایجنٹوں پر انتظامیہ کی طرف سے کیوں نگاہ نہیں رکھی گئی یہ چند سوالات ہیں جو ہر قاری اور سلیم الفطرت شخص کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔

ہمارے ملک کی انتظامیہ بھی عجیب ہے اس کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ اس نے کسی واقعہ کی روک تھام کے لیے پہلے سے اقدامات نہیں کئے اور نہ ہی اس سلسلے میں سوچتی ہے اس کا ہمیشہ سے مطلع نظریہ رہتا ہے کہ جب ہنگامہ ہو

انتظامیہ نے حفظِ مآلِ مقدم نہ کر نیکاً خمیازہ بھگت لیا

اگر ملک میں صحیح معنوں میں اسلامی نظام رائج ہو جائے تو لامحالہ اس کے اثرات تمام عالم پر پڑیں گے اور دنیا اس کے ثمرات کا آنکھوں سے مشاہدہ کرے گی جس کے نتیجے میں لوگ اسلام کی طرف زیادہ مائل ہوں گے۔ اس لئے دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک خصوصاً امریکہ، روس، برطانیہ اس کوشش میں مصروف ہیں کہ کسی طرح ایسے حالات پیدا کئے جائیں جس سے یہ مطالبہ ہی ختم ہو جائے کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو۔ ورنہ تاریخ شاہد ہے کہ برصغیر میں ہمیشہ اکثریت طبقہ عوام اہل سنت کے مطابق نظام جاری تھا اور اس کے زیر اثر تمام اقلیتی جلتے اپنے پرسنل لا میں آزاد تھے اور ان کے جھگڑوں کا فیصلہ فقہ حنفی کے مطابق کیا جاتا تھا اور کبھی بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا کیونکہ

گناہ تو اس وقت سدباب کریں گے، گویا کہ ان کے حال پیش بندی کا کوئی باب ہی نہیں ہے۔
کوئٹہ کے واقعات میں بھی یہی ہوا۔ اسلحہ کھلے عام آتا رہا، باقاعدہ جہوز نکالنے کا اعلان کیا گیا، اس کے لئے رات گئے تک مورچہ بندی ہوئی۔ یہ سب انتظامیہ کی آنکھوں کے سامنے ہوتا رہا اور لوگ بھی اس کا مشاہدہ کر رہے تھے لیکن کیا جوا، کوئی انتظام نہ کیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ غیر ملکی ایجنٹ دھم کے جذبہ سے عاری ہو کر مسلمانوں کی جان و مال کو نقصان پہنچاتے رہے۔
پھر حال انتظامیہ نے کیا اقدامات کئے اس سے ہمیں کوئی بحث نہیں۔ ان سطور سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں اور ایک اقلیتی طبقہ

ملک میں سنی مسلمانوں کی تعداد ۴۵ تا ۵۰ فیصد ہے اور ان تمام چیزوں کا سبب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس ملک کے دارالخلافہ تہران میں شیعوں کو اپنی ایک مسجد بنانے کی اجازت نہیں دی گئی اور حتیٰ کہ بعض سفارت خانوں تک میں جمعہ اور عید کی نماز تک پڑھانے کی اجازت نہیں دی جاتی حالانکہ اس ملک میں جو موجودہ انقلاب لایا گیا اس میں وہاں کے تمام عوام نے شرکت کی تھی اور پھر پورے حصہ لیا تھا۔ بہر حال یہ اس ملک کا داخلی معاملہ ہے جس پر ہم کچھ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے ہمارا مقصد تو اپنے ملک کے حالات کا تجزیہ کرنا ہے۔

پڑوسی ملک میں اس نظام کے نفاذ کے بعد پاکستان کے اس اقلیتی طبقے نے بھی یہ مطالبہ شروع کیا کہ ہمارے ملک میں ان کی فقہ کے مطابق نظام نافذ ہونا چاہیئے۔

یہ دنیا کا دستور ہے کہ ہر ملک میں ایک ہی قانون جاری ہوتا ہے جو اس ملک کے اکثریتی طبقے کے مطابق لاگو کیا جاتا ہے۔ اب جب پاکستان میں نظام اسلام کی بات شروع کی گئی تو عیب منطق شروع کر دی گئی اور مختلف فقہی بنیاد کا جھگڑا کھڑا کر کے اسلام کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی گئی تاکہ یہ باور کرایا جائے کہ اسلام کا نفاذ قابل عمل نہیں ہے۔

در اصل ان تمام باتوں کا آغاز ہمارے پڑوسی ملک کے انقلاب سے ہوا ہے کیونکہ پہلے پہلے اس ملک کے انقلاب کو اسلامی انقلاب سے تعبیر کیا گیا لیکن چند ماہ بعد لوگوں نے دیکھ لیا کہ وہ کتنا اسلامی تھا اور پھر اس ملک میں نظام اسلام کے نفاذ کے نام پر نظام شیعیت نافذ کیا گیا۔ اور اس ملک کے آئین کی بنیاد ہی پر شامل کیا گیا کہ اس ملک کا نظام فقہ جعفریہ کا ہوگا۔ جبکہ اس

شری پسندوں نے لڑکیوں کے اسکول
پر حملہ کر کے لڑکیوں کو پولیس کی
گولیوں کے سامنے ڈھال کے طور پر
استعمال کیا۔

بربریت کے خلاف سوادِ اعظم کے رہنماؤں سے کوچر لیسہ کانفرنس

سانحہ کوئٹہ میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے

یہ منظم سازش تھی، کسی دوسرے ملک کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا حق نہیں پہنچتا

ملک دشمن عناصر کے عزائم کا نام بنانے میں علمابھریوں کو درکار اور اگر یہی کے سوا اعظم اہلسنت کے عہدیداروں کی پرکاشن

واقعات کے تدارک کے لئے حکومت اقدامات کرے۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ جو بیرون ملک سانحہ کوئٹہ میں ملوث ہے اس سے سفارتہ سطح پر احتجاج کیا جائے۔ سانحہ کوئٹہ میں ملوث سرکاری اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شہید ہونے والوں کے ورثہ کو سادہ و سادہ جائے اور مالی نقصانات کی تلافی کی جائے۔ قبل ازیں جموات کو سوا اعظم اہل سنت کے رہنماؤں نے مدرسہ مطہر العلوم میں علماء کرام کے ایک نمائندہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام ملک دشمن عناصر کے عزائم کا نام بنانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تقاضا سلام کے لئے دعوہ میں آیا تھا ملک جب بھی علماء کرام تقاضا سلام کی جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں تو ایک مخصوص طبقے کے لوگ اسے ناکام بنانے کی دانستہ کوششیں شروع کر دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ گرفتہ ورن کوئٹہ کا سانحہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو میں ایک ملک کے نمائندہ اور اس کے محافظ دستوں نے بھی حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام اس قسم کے واقعات پر خاموش نہیں رہ سکتے مولانا مسعود یار نے اپنی تقریر میں کہا کہ سوا اعظم اہل سنت کا مقصد قرآن پاک اور عقیدہ حق نبوت، عظمت صحابہ کرام اور رحمت ازلہ و آخرہ مطہرات کا تحفظ ہے۔ اور اس کے لئے ہم اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ کا واقعہ ملک کے خلاف ایک سازش تھی جسے ناکام بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سانحہ کوئٹہ میں شہید اور زخمی ہوئے لوگوں کو ختم میں مبارک شریک ہیں

کوئٹہ واقعات پر پورٹا سوا اعظم اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں نے جو کہ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سانحہ کوئٹہ کی ایک منظم سازش قرار دیا اور کہا کہ ایک مخصوص طبقے نے جس ظلم و بربریت کا مظاہرہ کیا اور انسانیت سوز حرکات کیں وہ قابلِ مذمت ہیں۔ پریس کانفرنس کرتے والوں میں سوا اعظم اہل سنت پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا مفتی احمد الرحمن جرنیل سیوٹری مولانا مسعود یار جو اسٹریٹوژی مولانا محمد جلیل مرکزی رہنما مولانا حبیب الرحمن، سوا اعظم بلوچستان کے سرپرست اعظم مولانا عبدالغفور صاحبان، کوئٹہ مولانا محمد بخش، مولانا عبدالعظیم اور محافظ حسین احمد شامل تھے۔ ان علماء کرام نے کہا کہ اس پریس کانفرنس میں جنرل طاقت کا دور ہے جسے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنا کوئی حق نہیں۔ علماء کرام نے کہا کہ سانحہ کوئٹہ کے سلسلے میں بیرون ملک سے آئے ہوئے مسلحہ دہشت گردوں کی برہمت کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے متاثرہ علاقے میں کیڑے کوئٹہ کا ذکر فرمایا۔ علماء کرام نے کہا کہ ایک بیرون ملک پاکستان میں شگمگرائی کرنے والے عناصر ہیں۔ گروہ کی سرپرست کوئٹہ ہے اور یہاں انشاء و اقترا پیدا کرتا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوا اعظم اہل سنت کا مقصد پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام ہے اور سانحہ کوئٹہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جس پر خاموش رہا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں دو قانون کی حکومت نہیں چل سکتی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس قسم کے

تیل انہیں حائل و حین اچھے لگا چھ سے آگے ہوئے ملا و کرام کو خوش آمدید
 کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ دینی معاملات میں ان
 چھترم کا تعاون کیا جائے گا۔ اہلس میں ایک قمار واد منظور کی گئی
 جس میں قائد آباد کو سلا کے اسٹورسٹاک و اوقات پر مجبورہ ریچر ورم کا اہل
 کیا گیا، قمار واد میں کہا گیا ہے کہ سلا کے واقعہ میں ایک محفوظ خطہ
 ہے سوچی سمجھی حکمت کے تحت جہلہ سلا کی اہل علم و بربریت کا مطالعہ
 کیا ہے گماہ افراد کو تمسک و امان کی لاشوں کی بے حرکتی کی قمار واد میں
 حکومت سے مطالعہ کیا گیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو قمار واد
 سزا دی جائے، تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ملنے کے بعد کی جائے۔
 اور ہنگاموں کے دوران جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ دیا

جائے۔ اہلس میں جہاں سلا کا استفادہ مولانا حبیب الرحمن نے سلا کی
 کے علاوہ مدرسہ منہج العلوم شالہ کے مولانا عبد العزیز، صاحب
 مسجد مرکزی کے خطیب مولانا تاجی انصاری صاحب نے مولانا عبد العزیز
 کے خطیب مولانا عبد الوہاب صاحب مسجد بہتری کے مولانا محمد عزیز الرحمن
 صاحب مسجد مصلیٰ السلام کے مولانا تاجی انصاری صاحب مدرسہ منہج العلوم
 کے مولانا عبد العزیز، صاحب خطہ اہل حق، مولانا تاجی عبد العزیز صاحب
 مولانا انور مسند خلیل، مولانا محمد سعید، مولانا عبد السلام، مولانا
 بشری، تاجی عزیز محمد، صاحب خطہ تیرہ، مولانا مولانا بخش، مولانا
 مولانا محمد طاہر، مولانا عبد العزیز، مولانا اور دیگر علماء نے

سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے
 رہنماؤں کی پریس کانفرنس میں دعوت شائع کی
 گئی۔ اختیارات نے منسٹر کا عذر کیا لیکن یاد
 رکھیے منسٹر سے یہ آواز دب نہیں سکتی۔
 انشاء اللہ سواد اعظم اہل سنت عوام اہل
 سنت کے تحفظ کے لیے ملک کے جیسے
 میں اپنا فریضہ انجام دے گی۔ اس سلسلے میں
 ۴ اگست کو سنی کنونشن علماء اہل سنت
 کا پہلا اجتماع ہے۔



ایک وفد جعفر کے مظاہرے کے اختتام پر کارکنان سے ملاقات
 دہلی کے ایک محلہ کے چارہ ہیں

غیر ملکی شری پسندوں نے بیسیولہ پولیس اور
 دیولہ پے گناہ راہگیروں کو ظالمانہ انداز سے
 شہید کر دیا

یہ لڑائی اہل سنت کے خلاف تھی اس لیے؟

اگر بدعہ حکومت بشمول سابقہ جنرلہ موسیٰ کے کوئٹہ کا واقعہ حکومت سے اور ہزارہ قبیلہ کے درمیان ہے تو پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات سے کوئی فیہے گا؟
 ہزارہ قبیلہ اور حکومت کے درمیان کیا تنازعہ تھا اور کب سے ہے؟
 کیا ہزارہ قبیلہ متعصب شیعہ نہیں؟
 کیا جنرل موسیٰ شیعہ نہیں؟
 کیا فوج میں جنرل موسیٰ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا نہیں کرنا چاہتے؟
 اتنا بھاری مقدار میں اسلحہ کس لیے لایا گیا؟ کیا کوئٹہ جنگی محاذ تھا؟
 غیر ملکی باشندوں نے ان ہنگاموں میں حصہ کیوں لیا؟
 کیا عارف الحسینی نجینی کے ۳۵ ایجنٹوں میں نہیں جو نجینی کی جانب سے پاکستان میں مقرر کئے گئے ہیں؟
 شرکار جلیس مسلح ہو کر کیوں آئے تھے کیا یہ سرپنسا سمجھا منصوبہ نہیں تھا؟
 کیا ۱۶ جولائی سے چار روز قبل کوئٹہ میں ہنگامی اجلاس شیعوں نے نہیں کیا؟
 پاسداران کا جھٹا ایران سے ۴ روز پہلے نہیں آیا؟
 پاسداران کے جھٹے کا سربراہ جو کوئٹہ میں قتل ہوا کوئٹہ میں کس طرح اور کیوں داخل ہوا؟
 کیا حکومت میں شامل شیعہ اعلیٰ افسران اس گھناؤنی سازش میں مصروف نہیں؟
 شیعوں کی طرف سے فائرنگ کے بدلہ میں شیعہ پولیس افراد نے فائرنگ کرنے کے بجائے لائٹھی چارج اور انٹو گیس کے حکم کیوں دیتے رہے؟
 ڈی ایس پی نے افسران بالا کی ہدایت کے بغیر پولیس کو فائرنگ کرنے کا حکم کیوں دیا؟
 ۶ جولائی ۱۹۸۲ء کو فوج نے کارروائی کیوں نہیں کی جب کہ پورا دن شیعوں کو قتل و غارت کی کھلی چھٹی دی گئی۔ محصور بچیوں کی عصمت دری کی گئی اور پولیس کے سامنے ننگا کر کے ان کو ڈھال بنایا گیا اور اس صورت میں فوج کی کارروائی نہ کرنا یہ اشارہ ہے کہ فوج میں بھی شیعہ تحریک زوروں پر ہے۔
 ٹریبونل قائم کرنے کے باوجود ایرانی باشندوں کو ایران کیوں واپس کیا گیا۔ کیا یہ عدالت کی توہین نہیں؟
 پاکستانی سفیر کو ایرانی حکام نے ہلاک دھمکیاں کیوں دیں؟
 بھاری مقدار میں اسلحہ اور ایرانی باشندوں کی آمد صیغہ راز میں رکھنے کے لیے سرکاری افراد سے پوچھ گچھ کیوں نہیں کی گئی؟
 حکومت ایران پاکستان میں گروٹھوں رچنے کے رسائل کس لیے شائع کرتی ہے؟
 ایرانی سفیر شیعہ ہنگاموں میں پیش پیش کیوں ہوتے ہیں خصوصاً ۱۹۸۳ء میں گودھر کیپ کے واقعہ میں؟
 نجینی نے پاکستان میں شیعہ انقلاب کے لیے اپنے پیروکاروں کو ہدایات نہیں دیں؟

ماضی کے واقعات و حقائق

بعد خلفار راشدین کے دفتر کو توڑا گیا اور وہاں بڑھے والے بچوں سے قرآن مجید چھین کر روڈ پر پھینک دیا گیا۔
۵۔ خداداد کالونی کے امام بارگاہ سے دیگن میں رکھے ہوئے اسلحہ کو فروغ نے برآمد کیا۔

۶۔ لاہور میں جلوس نکالا اور مال روڈ پر دھڑا مار کر صبح گیارہ سے ۴ بجے شام تک بیٹھے رہے اور ہوائی فائر کئے گئے ڈنڈوں سے مسلح تھے جس کی تصویریں بھی موجود ہیں۔

۷۔ اسلام آباد میں دارالحکومت میں ہنگامی آگ لگی اور بدامنی پیدا کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔

۸۔ ان تمام واقعات خصوصاً ۱۹۸۳ء میں ایرانی قونصلیٹ باقاعدہ ان ہنگاموں میں ملوث تھا اور سواد اعظم کے رہنماؤں کے خلاف بے بنیاد الزامات بھی لگاتا رہا۔

۹۔ ایران سے شیعوں کی آمد

۱۰۔ بلوچستان کے قریب شیعہ بستیوں کا قیام

۱۱۔ فلسطینی عوام کا قتل عام میجر حداد (شیعہ)

نئے اسرائیل کے ساتھ مل کر صابره اور شتید میں خون

کی ہولی گھیلی۔ ابھی حال ہی میں فلسطینیوں کو قتل

کر کے ان کی لاشوں پر قبضے لگائے اور ڈال دیا گیا

۱۔ ۱۹۸۳ء میں گودھرا کیمپ میں شیعوں نے قرآن مجید کو جلا کر بندر روڈ پر دھڑا مار کر بیٹھے رہے اور اپنے ناجائز مطالبات اس وقت کے گورنر عباسی سے تسلیم کروائے ان احتجاجوں میں ایرانی قونصلیٹ جنرل مکمل ملوث رہا دھرنے کے دوران پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

۲۔ لیاقت آباد مٹا کے امام بارگاہ سے ہتھے علوم پر گولیاں برسائی گئیں اور وہاں پر کھڑی گاڑیوں کو نذر آتش کیا لوگوں کو تلواروں اور چھریوں سے قتل کیا اور پوسے لیاقت آباد میں ہر مقام پر فائرنگ کی گئی پولیس نے چھاپہ مار کر امام بارگاہ سے اسلحہ برآمد کیا ٹریبونل قائم ہوا مگر اس کی رپورٹ شائع نہیں کی۔

۳۔ مارٹن کوارٹرز کے امام بارگاہ سے اسلحہ برآمد ہوا۔

۴۔ گرو مندر کراچی میں ۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء ۱۲ بجے دن

شیعہ جلوس نے خونی ڈرامہ کھیلا جس سے ۴ آدمی ہلاک

اور کئی آدمیوں کو اٹھا کر آگ میں پھینکا گیا۔ ۲۴ موٹر سائیکل

۲۸ کاریں ۸ ٹرک ۲۷ دہشتی گاڑیاں ۳ پٹرول پمپ اور

۷۰ کے قریب دکانوں اور گھروں کو جلا دیا گیا۔ دکانوں

کے نقصانات کا تخمینہ ۵۹۶۵۶۰ لگایا گیا اور مکمل

نقصانات کا تخمینہ دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ خلفار

راشدین کو گالیاں دی گئیں اور ۶ اکتوبر صبح نماز کے

اس لیے شیعہ کی سرگرمیوں کے متعلق جی ایچ کو مطلع نہیں کیا جاتا بلکہ سوادِ عظیم کے خلاف بے بنیاد پڑوسی روانہ کی جاتی ہیں۔

لہذا اب کوئٹہ کے واقعہ کے بعد شیعہ گروہ جن کا غیر ملکی لہجہ ثابت ہو چکا ہے کسی رو رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ مجرمین کو سخت ترین سزا دی جائے اور ملک میں فقہ حنفی فوری طور پر نافذ کر دی جائے۔ فقہ جعفریہ کے مطالبات کو ملک دشمنی سے تعبیر کیا جائے اور امام باڑوں کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔ اقلیت کے حقوق کا تحفظ صفر اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ اس کی سرگرمیاں ملک کے مفاد میں ہوں اور اقلیت کی سرگرمیاں ملک کے خلاف ہوں تو ان کے ساتھ رعایت کرنا ملک دشمنی کے مترادف ہوتا ہے۔

فقہ جعفریہ کو پہلک لار کے طور پر کسی صورت میں نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مطالبہ پاکستان کو کئی حصوں میں تقسیم کرنے کے مترادف ہے۔ پوری دنیا کا قانون ہے کہ پہلک لار اکثریتی آبادی کے لحاظ سے نافذ کیا جاتا ہے اور پرنسپل لار میں اقلیت کو اپنے رسم و رواج کے مطابق زندگی بسر کرنے کی اجازت ہوتی ہے بشرطیکہ اس سے کسی اکثریت کی دل آزاری نہ ہوتی ہو۔ شیعہ آبادی کے تناسب سے ملازمین دی جائیں شیعہ وزراء اور اسپیکر برطرف کر کے سنی وزراء کی خدمات حاصل کی جائیں۔ شیعہ کے تمام جلوس مکمل طور پر بند کئے جائیں۔ تمام ذرائع ابلاغ سے شیعہ گروہ کو برطرف کیا جائے۔ صحابہ کرام، ائمہات المؤمنین، بنات الرسولؐ انبیاء کرام، اولیاء کرام کی توہین کرنے والوں کو پھانسی کی سزا دی جائے۔

بیت اللہ میں ہٹ بازی اور جلوس نکال کر بیت اللہ کے تقدس کو ہمال کیا گیا اس کیلئے کے ساتھ ایران کا مکمل رابطہ ہے اور عراق کے خلاف استعمال ہونے والا اسلحہ اسرائیل کا دیا ہوا ہے۔

کویت میں دھماکوں کے ذمہ دار شیعہ ہیں۔ صدر میری سوڈان کا تختہ الٹنے والے شیعہ ہیں۔ موجود صدر عبدالرحمن شیعہ ہے۔

امریکی طیارے کا اغوا نراکشی ہے۔

مسلمانوں کے قرآن پر ان کا یقین نہیں۔ ان کی نماز الگ، روزہ الگ، حج الگ، زکوٰۃ الگ۔ یہودی ابن سبار نے شیعہ مذہب کی بنیاد رکھی۔

بی بی سی یہودیوں کی آواز کا براڈ کاسٹ کا پوریشن ہے ان میں اکثر شیعہ ہیں۔

جنرل موسیٰ، این اے رضوی، محمود ہارون، عبداللہ حسین ہارون، خزام، یحییٰ خاں، آغا محمد علی، آغا سعادت علی، ابن حسن، مالکان حبیب بینک، ہارون برادری ہمیشہ شیعوں کی پشت پناہی کرتے رہے۔ بلکہ سقوط ڈھاکہ کے ذمہ داران کے ساتھ ان کے مراسم تھے اور ان کو پیسہ ہارون برادری مہیا کرتی تھی۔ ہاشم رضا جس نے کراچی میں بے تحاشہ پلاٹ لے کر ان کو ہزاروں امام باٹھے بنانے کی اجازت دی۔

بشری زیدی کے حادثہ کے بعد امامیہ فیڈریشن نے یونیورسٹی بس پر سوار ہو کر بنارس چوک پر پتھر اڑا دیا اور آپس میں لڑایا۔

فری مین یہودی تحریک کے لیے کام کرنے والے شیعہ بڑے بڑے عہدیدار ہیں۔

سی آئی اے پاکستان میں اکثریت شیعہ کی ہے

عوام اہل سنت کی روز داری اور مروت کا کب تک
امتحان لیا جاتا ہے گا

کی اکثریت کو مشتعل کرنے کی سازش ختم نہیں
کی جائے گی ؟

یہ چند سوالات ہر شخص کا ذہن غویں کرتا ہے

آئیے،

سہ اداء عظیم اہل سنت کے

آپے کو انہ سوالات کا جواب دے گئے ہوں

آپے کے جانے و مال کے تحفظ کے لیے بھرپور

اقرامات کرے گا۔